السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر مسجد میں امام وخطیب موجود ہو جو درس وخطابت کے فرائض سر انجام دیتا ہو کیا اس کی موجودگی میں کسی اور سے مسئلہ پوچھنا جائز ہے اور جس سے پوچھا جائے اسے بتانا چاہیے یا نہیں؟ مجھے ایک آدمی نے کہا تھا کہ ایسے شخص کے لیے روا نہیں کہ وہ امام مسجد کی موجودگی میں مسئلہ بتائے۔ (کلیم بن محمد حسین۔ راولپنڈی) (۱۹ اکتوبر ۲۰۰۱ء)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسجد میں مقرر امام وخطیب سے اگر کوئی بڑا عالم موجود ہو تو مسئلہ اس سے پوچھنا چاہیے اور اگر کوئی علم میں امام وخطیب سے کم تر ہو تو پھر امام کو ترجیح دینی چاہیے۔ ایک دفعہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو علم میراث کے ایک مسئلہ میں غلطی لگی جب کہ حضرت ابن مسعود نے درست بیان فرمایا، تو اس سے متاثر ہو کر انھوں نے کہا جب تک یہ بڑا عالم تم میں موجود ہے مجھ سے مسئلہ مت پوچھو، اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ بڑے عالم کے علم کا اعتراف اور اس کی عظمت کا اظہار ہونا چاہیے تاکہ عوام اس کے علم سے کما حقہ مستفید ہو سکیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3، ثناء اللہ مدنی سے چند سوالات: صفحہ:662

محدث فتویٰ